روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 4۔اگست 2014ء 7شوال 1435 ہجری 4 ظہور 1393ہش جلد 64-99 نمبر 175

خدا کی محبت کی خوشبو

سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیارو کٹھن بلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گزری کبھی وہ قصہ سنائیں گے ہم
ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بوئے محبت سے اس کی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم

(کلام محمود)

عید مومن کے لئے اس وقت حقیقی اور دائمی عید بنتی ہے جب وہ اس کے تمام لوازمات کو پورا کرے

نماز، روزہ، صدقہ وخیرات اور قرآنی احکامات روحانی زندگی کے لئے بہت اہم ہیں

ایمان بشاشت سے پیدا ہوتا ہے عمل خوشی سے کیا جائے بوجھ نہ سمجھا جائے یہی حقیقی عید کا پیغام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالفطر فرمودہ 30 جولائی 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الفتوح لندن میں مورخہ 30 جولائی 2014ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 3:10 بجے سہ پہر نماز عیدالفطر کے لئے تشریف لائے۔ نماز عید ادا کرنے کے بعد آپ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا اور دنیا کے کونے کونے میں پھیلے کروڑوں احمدیوں نے اس خطبہ عید سے استفادہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری زندگیوں میں ایک اور رمضان گزر گیا۔ بہت سارے احمدیوں کی خواہش ہوتی ہے اور خطوط بھی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید عطا فرمائے۔ یہ خواہش ٹھیک ہے۔ لیکن اکثر کے دل میں حقیقی عید سے مراد ہوتی ہے کہ تمام مشکلات دور ہو جائیں اور دائمی خوشیاں مل جائیں۔ دائمی خوشیاں صرف خدا کے فضل سے مل سکتی ہیں اور یہ دائمی خوشیاں حقیقی عید منانے یا بنانے سے حاصل ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ عموماً سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے جمعہ کو بھی عید قرار دیا ہے اور بہت سارے لوگ اس عید سے غافل ہیں۔ کیونکہ جس طرح لوگ عیدین کی نماز کے لئے اہتمام کرتے ہیں۔ نماز جمعہ پر ایسا اہتمام نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ نے تو ہر ساتویں دن عید منانے کا حکم دیا ہے لیکن حقیقی عید تب بنتی ہے جب اس کے تمام لوازمات کو پورا کیا جائے۔ یعنی دو عیدوں کے درمیان کا عرصہ اور جمعہ سے جمعہ تک کے عرصہ میں بھی فرائض کو ادا کیا جائے۔ ان وقفوں کے درمیان بھی حقیقی خوشی کے مواقع تلاش کرو پھر حقیقی عید کے تقاضے پورے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح طالب علم چھٹی کے بعد بھول جائے کہ اس نے سکول جانا ہے۔ تو وہ ماں باپ اور اساتذہ کو ناراض کر لیتا ہے اور بعض دفعہ سزا بھی ملتی ہے۔ اسی طرح اگر انسان سمجھے کہ عید آئی رمضان گزر گیا اور عبادتیں اور فرض بھول جائے تو ایسا شخص ایمان کھو بیٹھے گا اور خدا کی نظروں میں گر جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ عیدوں کی خوشی اس طرف ہماری توجہ موڑتی ہے کہ روحانی مقام بھی عارضی ہوتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے ایک مثال دی ہے کہ اگر ایک مالدار انسان نے کہا کہ میں نے بہت چندہ دے دیا ہے اور اب مجھے یہ نیکی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد اس نے سوچا کہ میں نے بہت نمازیں پڑھ لی ہیں۔ اس طرح اس کی نماز بھی چھوٹ گئی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ وفات پا گیا۔ ورنہ ممکن تھا کہ وہ کہتا کہ اب مجھے خدا پر بھی ایمان رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے بھی پنشن مل جانی چاہئے۔ جو شخص نیکیوں میں مستقل مزاج نہیں ہوتا وہ اپنی بے اعتدالی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضلوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ ہماری سستی اور غفلت دین کی خدمت سے محروم ہونے کا باعث نہیں بنی چاہئے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کمزوریاں بعض دفعہ ایمان میں کمزوری کی وجہ ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہمیں دائمی اور مستقل خوشیاں عطا کرے۔ اللہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو ہمیشہ انعامات دیتا رہے۔ ہمارا خدا ایسا نہیں کہ ہمیں ابدی جنت نہ دے سکے کہ اس کی جنت میں جگہ نہیں۔ قرآن کریم نے مومنوں کی ایک نشانی یہ بھی فرمائی ہے کہ انہیں جو جزا اور انعام ملتا ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ یعنی حقیقی عید کے انعامات ہمیشہ جاری رہنے والے انعامات ہیں۔ یعنی حقیقی عبد بننے کا مقام ہی حقیقی عید کی دائمی خوشیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ عبادات، نیکیاں اور خدمت دین کے کام مسلسل کام ہیں۔ جو ان کاموں کو چھوڑ دیتا ہے وہ جنت سے محروم ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب جنت مل گئی تو پھر نماز، روزہ اور صدقہ کی ضرورت باقی نہیں۔ ایسے ہی ایک صاحب کی حضرت مصلح موعود سے بات ہوئی تو انہوں نے مثال دی کہ اگر کوئی کشتی میں سفر کر رہا ہو اور کنارہ آ جائے تو کیا پھر بھی کشتی میں بیٹھا رہنا عقلمندی ہے۔ تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ اگر تو کنارا آ گیا ہے تو پھر تو اتر جائے لیکن اگر کنارہ نہیں آیا تو جہاں اترے گا وہیں ڈوبے گا۔ یعنی روحانیت کا سفر اور خدا تعالیٰ کی ذات کی پہچان کا سفر کبھی نہ ختم ہونے والا سفر ہے جہاں کسی نے نماز روزہ صدقات اور ذکر الٰہی کے اعمال کو چھوڑ دیا وہیں وہ غرق ہو جائے گا۔ حضور انور نے لوگوں کی مادی دنیا کی چاہت کے عمل کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ روز کئی دفعہ کھانا کھاتے ہیں پانی پیتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ ایک دفعہ کھا لیا اب ضرورت نہیں۔ ایک دفعہ موسم کی شدت سے بچنے کے لئے کپڑے پہنے اور پھر دوبارہ نہ پہنے ہوں۔ اگر یہ لوگ ایسا

باقی صفحہ 2 پر

حضور انور کی طرف سے زخمی ہونے والوں کیلئے دعا کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ یکم اگست 2014ء میں سانحہ گوجرانوالہ میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے احمدیوں کا تفصیلی ذکر کیا اور زخمیوں کے لئے دعا کی تحریک کی۔ زخمیوں کے نام یہ ہیں۔

(1) مکرم فضل احمد صاحب (2) مکرمہ حمیرا فضل صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد صاحب (3) عطیۃ البصیر بنت فضل احمد صاحب عمر 3 سال (4) ثمر منیر ابن مکرم فضل احمد صاحب عمر 1 سال (5) طلحہ انصر ابن مکرم فضل احمد صاحب عمر 1 ماہ (6) مکرمہ مبشرہ جری صاحبہ اہلیہ مکرم جری اللہ صاحب آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ (7) مکرم منیب احمد صاحب عمر 33 سال، (8) مکرم خلیل احمد صاحب، (9) مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد بوٹا صاحب، (10) عزیزم عطاء الواسع ابن مکرم محمد بوٹا صاحب، (11) عزیزہ سدرۃ النور بنت مکرم محمد بوٹا صاحب

احباب جماعت ان احباب کو مسلسل اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ گوجرانوالہ میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کو سپرد خاک کر دیا گیا

مورخہ 27 جولائی 2014ء کو مخالفین احمدیت کی طرف سے احباب جماعت احمدیہ کچی پمپ والی ضلع گوجرانوالہ کے گھروں پر حملہ آور ہونے کے نتیجے میں تین افراد جماعت محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ عمر 55 سال اور ان کی دو پوتیاں حرا تبسم بعمر 8 سال اور کائنات تبسم بعمر 7 ماہ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

مورخہ 28 جولائی کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے نیز ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلے کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1 خطبہ عید

کریں تو ان کے قریبی، رشتہ دار اور عزیز ان لوگوں کو دماغی ہسپتال میں داخل کر دیں کہ ان کے دماغ الٹ گئے ہیں۔ لیکن جب روحانی غذا کا مسئلہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ ضرورت نہیں رہی۔ جس طرح مادی زندگی کے لئے ضروریات زندگی پورا کرنا ضروری ہے اسی طرح روحانی زندگی کے لئے روحانی مائدہ کی ضرورت ہے۔ نماز روزہ صدقہ وخیرات اور قرآنی احکام پر عمل کرنا روحانی زندگی کے لئے بہت اہم ہے۔

حضور انور نے فرمایا خدا کی رضا کے تحت اپنی زندگی گزارنا حقیقی عید ہے۔ عمل سزا نہیں ہے بلکہ عمل روحانی غذا ہے۔ عمل کو کسی بھی صورت میں ترک نہیں کیا جاسکتا۔ اب عید پر بھی یہ سبق دیا گیا کہ اس خوشی کے دن عبادات بڑھا دی گئیں۔ پانچ کی بجائے چھ نمازیں اور پھر خطبہ بھی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ روحانی عید عمل ترک کرنے کا نام نہیں بلکہ عمل بڑھانے کا نام ہے۔ سورۃ یٰسین میں خداتعالیٰ نے جنتیوں کے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ وہاں بھی ذکر الٰہی میں مصروف ہوں گے۔ یہ جنت حقیقی مومن کو اس دنیا میں بھی مل سکتی ہے۔ اگر یہ عمل مستقل ہوگا۔ تو الٰہی انعامات بھی مستقل ہوں گے۔ جو دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے مرجاتے ہیں وہی حقیقی اور مستقل انعامات کے وارث ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ہے کہ شیطان نے خداتعالیٰ سے یوم بعث تک مہلت مانگی کہ میں انسانیت کو یوم بعث تک گمراہ کرتا رہوں گا۔ یہ یوم بعث بعض کو آخرت میں ملتا ہے اور بعض کو یوم بعث اس دنیا میں آجاتا ہے۔ یعنی جس دن وہ نیک اعمال کو استقلال سے بجالاتے اور خدا کی رضا میں سب کچھ چھوڑ دیا اور آنحضرت ﷺ کو بھی یہ یوم بعث اسی دنیا میں حاصل ہوگیا تھا۔ لیکن آپؐ نے اعمال ترک نہ کئے تھے بلکہ نوافل میں آگے سے آگے بڑھتے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں احمدی احباب اپنے پیشوں سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے مفوضہ امور کی ادائیگی کے علاوہ بھی خدمت خلق میں مصروف رہتے ہیں۔ ڈاکٹرز اور انجینئرز 18,18 گھنٹے خدمت کرتے ہیں اور کام سے ان کے دل میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ جب کسی عمل سے دل میں خوشی پیدا ہو وہ عمل جنت بن جاتا ہے اور اگر خوشی نہ ہو تو تکلیف بن جاتا ہے۔ کامل ایمان دل کی بشاشت سے پیدا ہوتا ہے۔ جب عمل میں خوشی ہو اور کام بوجھ نہ بنے یہی حقیقی عید کا پیغام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے لمبے عرصے تک قربانیاں کیں۔ ایک صحابی ماں باپ کے لاڈلے تھے مگر جب اسلام قبول کیا تو والدین نے ہی انتہائی برا سلوک کیا۔ کھانا اس طرح آگے پھینک دیا جاتا جیسے جانور کے آگے پھینکا جاتا ہے کہ ہمارے برتن پلید نہ ہوجائیں۔ ایک صحابی کو ان کے والدین نے گھر سے نکال دیا۔ لمبے عرصہ کے بعد گھر واپس گئے یہ توقع تھی کہ ماں محبت سے ملے گی۔ مگر اس نے وہی سوال کیا کہ اسلام کو چھوڑ رہا ہے؟ مگر صحابی نے بھی نہایت مستقل مزاجی سے جواب دیا کہ نہیں۔ حقیقی عید یہ ہے کہ ایمان جب مل جاتا ہے تو پھر چھوڑا نہیں جاتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں بھی عبادتوں کی طرف رجحان ہے۔ لیکن ابھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ جماعتی ترقی کے لئے من حیث الجماعت عبادتوں کے معیار بڑھانے کی ضرورت ہے کہ وہی معیار ہوجائیں جو رمضان المبارک میں تھے۔ جان کی قربانی میں بھی احمدی افراد آگے ہیں۔ خاص طور پر پاکستان میں ابھی دو دن قبل دو بچیوں اور ایک عورت نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ پھر مالی قربانی بھی ہوئی کہ گھر لوٹے گئے اور جلا دیئے گئے۔ پورے احمدی اہل محلّہ نے یہ قربانی دی۔ جنہوں نے جان کی قربانی دی وہ تو خدا کے حضور زندہ ہیں اور رزق دیئے جارہے ہیں۔ لیکن ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں کی بھی قربانی ہے۔ اس ماں کا غم محسوس کریں جس کی دو بچیاں شہید کر دی گئیں۔ خاص طور پر جبکہ دو دن بعد عید تھی اور ماں ان کی عید کی خوشیاں منانے کا انتظام کر رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ اس طرح زخمیوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ شہداء، اسیران، واقفین زندگی، واقفین نو، مالی قربانی کرنے والوں، جماعتی کارکنان، طوعی خدمات بجالانے والوں اور تمام احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ قربانیاں قبول فرمائے اور خوارق عادت فتح کے نشان دکھائے اور وہ حقیقی عید ہم کو عطا کرے جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث فرمائے گئے تھے۔ اپنے احکام پر عمل کرنے والا بنائے۔ حقیقی عید منانے والا بنائے اور وہ حقیقی عید ہمیں ملے کہ آنحضرت ﷺ کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرائے۔ حقیقی عید یہی ہے کہ انسان کو مستقل عمل کی طرف توجہ رہتی ہے۔ یہی ہمارا مقصد ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے دعا سے قبل تمام احمدیوں کو عید مبارک کا پیغام دیتے ہوئے فرمایا کہ سب کو عید مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ عید ہر لحاظ سے بابرکت بنادے، ہر غم سے ہمیں نجات دے اور حقیقی خوشیاں ہمیں دکھائے۔ پھر حضور نے عالمی اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد حضور انور نے بعض احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ احباب عید مبارک اور سلامتی کی دعائیں لیتے رہے اور حضور انور کے دیدار کی لذت سے اپنی عید کی خوشیوں کو دوبالا کرتے رہے۔

اس سے قبل 29 جولائی کو حضور نے درس القرآن کے آخر پر بیت الفضل لندن میں آخری 4 سورتوں کا درس Live ارشاد فرمایا تھا اور عالمی اجتماعی دعا کرائی تھی۔ جس میں حضور نے کثرت سے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

آخرت کے برحق ہونے کے تین دلائل

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

آپ سب صاحبوں کو معلوم ہے کہ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بھی فرمایا ہے کہ ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ انسان، حیوان، چرند، پرند، زمین آسمان اور جو کچھ بھی زمین وآسمان میں ہے کسی چیز کا نام ونشان نہ تھا۔ صرف خدا ہی تھا۔ یہ (دین) کا عقیدہ ہے۔ **ولم یکن** ...... ۔ یعنی خدا کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی۔ ہم کو اس نے قرآن اور حدیث کے ذریعہ خبر دی ہے کہ ایک زمانہ اور بھی آنے والا ہے۔ جب کہ خدا کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔ وہ زمانہ بڑا خوفناک زمانہ ہے، کیونکہ اس پر ایمان لانا ہر مومن اور ہر (۔) کا کام ہے۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا، وہ (۔) نہیں کافر ہے اور بے ایمان ہے۔ جس طرح سے بہشت، دوزخ، انبیاء اور کتابوں وغیرہ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ ویسا ہی اس ساعت پر ایمان لانا لازم ہے۔ جبکہ نفخ صور ہوکر سب نیست و نابود ہو جائیں گے۔ یہ سنت اللہ اور عادت اللہ ہے۔''

''اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے سمجھانے کے لئے تین طریق اختیار فرمائے ہیں۔ (1) ایک یہ کہ انسان کو عقل دی ہے کہ اگر وہ اس سے ذرا بھی کام لے اور غور کرے، تو یہ امر نہایت صفائی سے ذہن میں آسکتا ہے کہ انسان کی مختصر سی زندگی دو عدموں کے درمیان واقع ہے۔ کبھی بھی ہمیشہ کے لئے باقی نہیں رہ سکتی۔ قیاس سے مجہولات کا پتہ لگ سکتا ہے اور انسان معلوم کرسکتا ہے۔ مثلاً اگر ہم غور کریں کہ ہمارے باپ دادے کہاں ہیں اور اسی ایک بات کو سوچیں، تو ہمیں یہ ماں لینا پڑے گا کہ ہم سب کو بھی اسی راستہ پر چلنا ہوگا، جس پر وہ گئے ہیں۔ نادان ہے وہ انسان جس کے سامنے ہزارہا نمونے ہوں اور پھر بھی وہ ان سے سبق حاصل نہ کرے اور عقل نہ سیکھے۔ عموماً دیکھا گیا ہے اور یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ ہر گاؤں اور شہر میں زندہ لوگوں سے قبریں روز بروز زیادہ ہوتی جارہی ہیں اور بعض پرانے لوگوں کی قبریں مخفی اور بعض ظاہر ہوتی ہیں۔ پھر بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ جب کسی شہر میں کنواں کھودا جاتا ہے، تو اس کی مٹی میں سے ہڈیاں نکلتی ہیں۔ گویا عام طور پر زمین کے نیچے ہر جگہ قبریں ہی قبریں موجود ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ ظاہر طور پر نمودار نہ ہوں۔ جس سے انسان کے نابود شدہ طبقہ کا پتہ لگتا ہے۔

(2) دوسری دلیل اس زمانہ کے وجود پر یہ ہے کہ جس طرح پر کھیت میں سبزہ نکلتا ہے جو بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ مگر پھر ایک زمانہ اس پر آتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ زرد ہوکر خشک ہونے لگتا ہے اور پھر اس پر ایک دوسری حالت آتی ہے کہ وہ گرنے لگتا ہے۔ تو اس وقت جب اس طرح نقصان ہونے لگتا ہے تو بونے والا کسان اسے خود ہی کاٹ ڈالتا ہے تا ایسا نہ ہو کہ وہ اس طرح پر اڑ کر ضائع جائے۔ ایسا ہی دنیا خداتعالی کا کھیت ہے۔ جس طرح زمیندار مصلحت اور انجام بینی سے کبھی اپنے کھیت کو کچا ہی کاٹ لیتا ہے اور کبھی ذرا پختہ ہونے پر کاٹتا ہے۔ اسی طرح سے ہم انسان بھی پرورش پا کر خداوندی مشیّت اور ارادے کے موافق ٹھیک اپنے اپنے وقت پر کاٹے جاتے ہیں۔ زمیندار کے فعل سے سبق اور عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ کیونکہ انسان کی زندگی کا بھی ٹھیک یہی طرز ہے۔ جس طرح سے بعض دانے اگنے بھی نہیں پاتے بلکہ زمین کے اندر ہی اندر ضائع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض بچے شکم مادر ہی میں ضائع ہوجاتے ہیں۔ پھر بعض دانے پیدا ہونے کے چند روز بعد ضائع ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی قانون اور عمل کے موافق انسان بھی بچہ، جوان اور بوڑھا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کی درانتی اسے وقتاً فوقتاً مصلحت الٰہی سے کاٹتی رہتی ہے۔ کبھی بچے مرتے ہیں جن کو کہتے ہیں کہ اٹھرا سے مرگئے۔ صحیح البدن، توانا اور تندرست جوان بھی مرتے ہیں۔ پھر عمر رسیدہ ہوکر پیر ناتوان بھی آخر مرجاتے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ قطع وبرید کا دنیا میں ایسا جاری ہے جو ہر آن انسانوں کو سبق دیتا رہتا ہے کہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ پس یہ بھی ایک دلیل اس زمانہ کی آمد پر ہے۔

(3) علاوہ ازیں اس زمانہ کی حقیقت کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور دلیل بھی پیش کی ہے اور وہ انبیاءؑ کے قہری معجزات ہیں جن کے باعث ایک ہی وقت میں دنیا کے تختے الٹ دیئے گئے اور خلقت کا نام ونشان تک مٹا دیا گیا۔ انسان اللہ تعالیٰ کے قہر کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب چاہے اسے نابود کر دے۔ اسی امر کو اللہ تعالیٰ نے دلیل کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ بعض امراض اس ہیبت اور شدت سے پھیلتی ہیں کہ جن لوگوں نے ان کا دورہ دیکھا ہوگا، وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قیامت کا نمونہ ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 159 تا 161)

☆☆☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود اور انفاق فی سبیل اللہ

نمایاں تحریکات اور جاں نثاروں کی قربانیاں

(قسط اول)

سیدنا حضرت مسیح موعود جس عظیم الشان مقصد کے لئے مامور ہوئے اس کی تکمیل کے سلسلہ میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت خوب واضح ہے۔ آپ نے ہر زاویہ سے اس طرف اپنی جماعت کو راغب کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ راہ خدا میں خرچ کرنے سے کوئی مفلس و نادار نہیں ہوتا بلکہ صدق دل سے آگے بڑھنے والے کا خدائے قادر حامی و مددگار رہوتا ہے۔ ؎

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود می شود ناصر گر ہمت شود پیدا

اسی طرح ایک دعائیہ فارسی شعر میں فرماتے ہیں۔ ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے اُوبگرداں گر گہے آفت شود پیدا

کہ اے کریم و مہربان آقا! دین کی مدد کرنے والے پر سو بار کرم فرما اور کبھی وہ کسی مصیبت و مشکل میں گرفتار ہو جائے تو اس کی مشکل دور کر دے!

انفاق فی سبیل اللہ میں مثالی قربانیوں میں لبیک کہنے والوں کو آپ نے فرمایا:۔

اس وقت کا قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلۂ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجالاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں بلکہ تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجالوؤ۔

(مجموعہ اشہارات جلد سوم۔ص499)

خدا کے راستے میں خرچ کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

''یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کرے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد سوم۔ص397)

قربانی صدق دل سے پیش کرنا اصل نیکی ہے ورنہ مقدار کچھ چیز نہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19۔ص83)

حضور نے واضح فرمایا کہ آج ایک ایک پیسہ قربان کرنے کی بہت اہمیت ہے اس کے بعد پھر وہ وقت آئے گا کہ سونے کا پہاڑ خرچ کرنا بھی ہیچ ہوگا۔ آپ نے فرمایا:۔

''جو کوئی میری موجودگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا، میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ .... ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص:397)

تن من دھن خدا کی راہ میں وقف و خرچ کرنے والے خوش نصیبوں کو حضرت مسیح موعود اپنے درختِ وجود کی شاخیں قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے کچھ تم پر فرض نہیں کر سکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔''

(روحانی خزائن جلد 3 ص:34)

حضرت مسیح موعود کی مالی تحریکات

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اپنے قرب کی راہیں بہت روشن کر دیں۔ انفاق فی سبیل اللہ کے ہر مناسب اور ضروری موقع پر اپنے مخلصین کو ہمیشہ دعوت شرکت دی۔ نمایاں مواقع کا اختصار کے ساتھ ذکر کچھ اس طرح سے ہے:۔

1-پانچ شاخیں

جنوری 1891ء میں ''فتح اسلام'' میں اپنی بعثت کے عظیم الشان مقاصد اور غیر اقوام پر اتمام حجت کے لئے خدا کی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ''خدا نے مجھے صدق سے بھری ہوئی روحیں عطا کی ہیں۔'' پھر ان قربانیوں سے ہونے والے پانچ بنیادی کاموں کا تفصیل سے ذکر فرمایا:۔

☆ عالمی اشتہارات کا سلسلہ
☆ سلسلۂ واردین وصادرین برائے تلاشِ حق
☆ مہمان نوازی اور آنے والوں کو زندہ ایمان و عرفان ملنا
☆ مکتوبات کا وسیع سلسلہ
☆ سلسلۂ بیعت

2-جلسہ سالانہ کی تیاری

حضرت اقدس نے 30 دسمبر 1891ء کے اشتہار عام میں فرمایا:۔

''کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا سرمایا خرچ سفر کے لئے روز یا ماہ بما جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو...... گویا یہ سفر مفت میسر آجائے گا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1۔ص:303)

3-ایک بزرگ کا سفر خرچ

17 مارچ 1892ء کو حضرت مسیح موعود نے جالندھر سے ایک اشتہار دیا جس میں تحریر فرمایا:۔

''اس عاجز کے ایک مخلص دوست جو سلسلہ مبائعین میں داخل ہیں اور خاص مکہ معظّمہ کے رہنے والے ہیں۔ .... مدت چار سال اس انتظار میں رہے کہ ..... کسی قدر باسامان ہو کر اپنے وطن مقدس کی طرف مراجعت فرماویں لیکن اللہ جلشانہ کی مشیت سے آج تک ایسا اتفاق نہ ہو سکا۔ ...... لہٰذا میں محض للہ اپنے تمام بھائیوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ ..... اپنے اس غریب بھائی اور مسافر ...... کی اپنی مقدرت اور وسعت کے موافق ہمدردی اور خدمت کریں..... اس چندہ کے لئے میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ اس روپیہ کے تحویل دار منشی رستم علی ڈپٹی انسپکٹر ریلوے پنجاب لاہور مقرر کئے گئے ہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص259)

4-واعظین کا تقرر

حضرت مسیح موعود نے 26 مئی 1892ء کو ایک ضروری اشتہار دیا کہ اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین..... کے لئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں۔

اس ضمن میں حضور نے سلسلہ کے فاضل جلیل مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی کو پہلا واعظ تجویز فرمایا اور تحریک فرمائی کہ ''ہر ایک ذی مقدرت صاحب ہماری جماعت میں سے دائمی طور پر...... ان کے گزارہ کے لئے حسب استطات اپنے کوئی چندہ مقرر کریں اور پھر جو کچھ مقرر ہو بلاتوقف ان کی خدمت میں بھیج دیا کریں۔''

(نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد 4۔ص:410)

5-پریس کا قیام

حضرت مسیح موعود نے فروری 1893ء میں فرمایا:۔

''اے جماعت مخلصین .... ہمیں اس وقت تین قسم کی جمعیت کی ضرورت ہے جس پر ہمارے

کام اشاعت حقائق و معارف دین کا سارا مدار ہے۔اول یہ کہ ہمارے ہاتھ میں کم سے کم دو پریس ہوں۔دوئم ایک خوش خط کاپی نویس ، سوئم کاغذات۔ان تینوں مصارف کے لئے اڑھائی سو ماہواری تخمینہ لگایا گیا ہے۔اب چاہئے کہ ہر ایک دوست اپنے ہمت اور مقدرت بہت جلد بلاتوقف اس چندہ میں شریک ہو اور یہ چندہ ہمیشہ ماہوار ی طور سے ایک تاریخ مقررہ پر پہنچ جانا چاہئے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل۔ص:367)

6-دار مسیح میں کنواں

ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے سب احباب و مریدین آپ کے سگے چچا زاد بھائیوں، مرزا نظام الدین صاحب اور مرزا امام الدین صاحب کے کنوئیں سے پانی بھرتے اور پیتے تھے اور حضور کے گھر میں بھی اسی کا پانی جاتا تھا لیکن انہوں نے جب دیکھا ک جلسہ سالانہ ہونے لگا ہے اور دور دور سے مہمانوں کی آمد زور شور سے جاری ہو گئی ہے اور رجوع خلائق کا منظر ہے تو انہوں نے حسد سے کنوئیں کا پانی بند کرا دیا۔

(''نور احمد''۔ص:45از حضرت نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس ہال بازار امرتسر طبع دوم۔ص:45)

اس پر حضور نے ''الدار'' میں کنواں کھدوانے کا فیصلہ کر کے اپنے چند مخلص مریدوں کی ایک فہرست مرتب فرمائی اور اپنے قلم مبارک سے انہیں خطوط ارسال کئے کہ وہ بلاتوقف اس کے لئے چندہ بھجوائیں۔

دہلی کے ممتاز غیر مسلم صحافی سردار دیوان سنگھ مفتون صاحب نے اپنے اخبار ریاست میں ''قادیان کے احمدیوں کی پچاس سالہ رفتار ترقی'' کے زیر عنوان حسب ذیل شذرہ تحریر کیا۔

''قادیان کی احمدی جماعت کے اس وقت کئی لاکھ ممبر ہیں اور ان ممبروں میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان جیسے جج فیڈرل کورٹ بھی شامل ہیں جو اپنی آمدنی کا زیادہ حصہ رفاہ عام کاموں کے لئے اس جماعت کی معرفت صرف کرتے ہیں اور یہ جماعت مختلف شعبوں کے ذریعہ ہر سال لاکھوں روپیہ ہندوستان وغیرہ ممالک میں مذہب و اخلاق کی دعوت الی اللہ کے لئے خرچ کرتی ہے مگر آج سے پچاس برس پہلے اس جماعت کے بانی کے پاس ایک کنواں لگوانے کے لئے اڑھائی سو روپیہ بھی نہیں تھا اور آپ نے دو دو آنے جمع کر کے رفاہ عام کے لئے ایک کنواں لگوایا''۔

(اخبار ریاست 2/اگست 1946ء)

7۔تعمیر مہمان خانہ

حضرت مسیح موعود نے 17 فروری 1897ء کو بذریعہ اشتہار جماعت مخلصین کو اطلاع دی کہ ''عرصہ ہوا مجھے الہام ہوا تھا کہ اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے۔پشاور سے مدراس تک تو میں نے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ لیا اب دوبارہ یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی''۔

لہٰذا حضرت اقدس نے قادیان میں ان دنوں تشریف لانے والے مہمانوں کے مشورہ سے تحریک فرمائی کہ مکان اور اس کے ساتھ ایک کنواں بھی تیار کیا جائے جس کا تخمینہ قریباً دو ہزار قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا جہاں تک ممکن ہو یہ چندہ جلد مرکز میں آنا چاہئے۔اس اشتہار میں حضور نے کپورتھلہ، امروہہ، مدراس، بنگلور، مالیر کوٹلہ، بھیرہ، لاہور، شملہ اور وزیر آباد کے ان مخلصین کی فہرست بھی شائع فرمائی جنہوں نے اس وقت تک اس کار خیر میں حصہ لیا تھا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 327,328)

8۔توسیع بیت مبارک

آغاز میں بیت مبارک بہت تنگ تھی اور صرف چند نمازی اس میں نماز پڑھ سکتے تھے اور اکثر نمازیوں کو یا تو بیت اقصیٰ جانا پڑتا یا الدار کی کسی کوٹھڑی یا دوسری چھت پر فریضہ نماز بجالانا پڑتا تھا۔ بایں وجہ حضرت مسیح موعود کا منشا مبارک تھا کہ بیت کے داہنی طرف خالی زمین خدا کے گھر کے ساتھ ملا دی جائے اور توسیع عمارت کے نتیجہ میں کم سے کم چالیس آدمی تو نماز کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اس توسیع کا تخمینہ پانچ سو روپیہ لگایا گیا جس پر حضور نے 29 جولائی 1897ء کو اس غرض کے لئے چندہ کا اشتہار دیا۔جس پر مخلصین نے حسب دستور لبیک کہا اور بیت مبارک میں نمازیوں کی مزید گنجائش پیدا ہوگئی۔

(اشتہار کا متن مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 452 میں شامل اشاعت ہے)

9۔مڈل سکول کا اجراء

15۔ستمبر 1897ء کو حضرت مسیح موعود نے قادیان میں جماعت کی طرف سے مڈل سکول کے اجراء کی بذریعہ اشتہار تحریک فرمائی اور اس کا مقصد وحید یہ بیان فرمایا کہ:

''ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ (دین حق) کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے (دین حق) پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں''۔

نیز فرمایا کہ: ''ہر ایک صاحب توفیق اپنے دائمی چندہ سے اطلاع دیوے کہ وہ ...... کیا کچھ ماہواری مدد کر سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اول بنیاد چندہ کی اخویم مخدومی حکیم نورالدین صاحب نے ڈالی ہے ......''۔''ہر ایک کو اختیار ہوگا کہ اپنے لڑکے قادیان میں تعلیم کے لئے بھیجیں۔بورڈنگ اور انتظامی امور کی کارروائی فہرست چندہ مرتب ہونے کے بعد شروع ہوگی''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 453 تا 455)

یہ جماعت احمدیہ کی پہلی مرکزی درسگاہ تھی جس کا آغاز پرائمری سکول کی صورت میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دست مبارک سے 3 جنوری 1898ء کو فرمایا اور اس کے اولین ہیڈ ماسٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب مدیر الحکم مقرر ہوئے۔

10-سفر نصیبین

میرے نزدیک یہ قرین مصلحت قرار پایا ہے کہ تین دانشمند اور اولوالعزم آدمی اپنی جماعت میں سے نصیبین میں بھیجے جائیں۔سو ان کی آمد و رفت کے اخراجات کا انتظام ضروری ہے۔ایک ان میں سے مرزا خدا بخش صاحب ہیں (۔) اور ایسا اتفاق ہوا ہے کہ مرزا صاحب موصوف کا تمام سفر خرچ ایک مخلص باہمت نے اپنے ذمہ لے لیا ہے اور وہ نہیں چاہتے کہ ان کا نام ظاہر کیا جائے۔مگر دو اور آدمی ہیں جو مرزا خدا بخش صاحب کے ہم سفر ہوں گے۔ان کے سفر خرچ کا بندوبست قابل انتظام ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 3۔ص:164)

وفد کے باقی دو بزرگ ممبران یہ تھے۔حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی، حضرت مولوی قطب الدین صاحب بدوملہی۔ مرزا خدا بخش صاحب کا سفر خرچ حضرت مولانا نورالدین صاحب نے اپنے ذمہ لیا اور باقی دو ارکان کے اخراجات حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے پیش کر دیئے۔خود حضور نے اسی اشتہار کو حاشیہ میں تحریر فرمایا:۔

''ایک ہمارے مخلص نے جن کا نام عبدالعزیز ہے جو اوجلہ ضلع گورداسپور میں رہتے ہیں اور اس ضلع کے پٹواری ہیں جن کا نام پہلے میں لکھ چکا ہوں اپنے جوش اخلاص سے نصیبین کے سفر کے لئے ایک آدمی کے جانے کا آدھا خرچ اپنے پاس سے دیا ہے۔عالی ہمتی اس کو کہتے ہیں کہ اس تھوڑی سی دنیوی معاش کے ساتھ اس قدر خدمت دینی کو شجاعت ایمانی سے بجالائے ہیں اور ایسا ہی میاں خیرالدین کشمیری سیکھواں نے اس سفر کے لئے اپنی حیثیت سے زیادہ ہمت کر کے دس روپیہ دیئے ہیں۔''

11-چندہ منارۃ المسیح

حضرت مسیح موعود نے اشتہار 28 مئی 1900ء مشمولہ ضمیمہ خطبہ الہامیہ میں مخلصین جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''یہ اشتہار منارہ کے لئے لکھا گیا ہے مگر یاد رہے کہ (بیت) کی بعض جگہ کی عمارات بھی ابھی نادرست ہیں اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ جو کچھ منارۃ المسیح کے مصارف میں سے بچے گا وہ (بیت) کی دوسری عمارت پر لگا دیا جائے گا۔اس منارہ میں ہماری یہ بھی غرض ہے کہ مینار کے اندر یا جیسا کہ مناسب ہو ایک گول کمرہ یا کسی اور وضع کا کمرہ بنا دیا جائے جس میں کم سے کم سو آدمی بیٹھ سکے اور یہ کمرہ وعظ اور مذہبی تقریروں کے لئے کام آئے گا کیونکہ ہمارا ارادا ہے کہ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیان میں مذہبی تقریروں کا ایک جلسہ ہوا کرے اور اس جلسہ میں ہر ایک شخص (۔) اور ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں اور سکھوں میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم۔ص:296-297)

12-رسالہ ریویو آف ریلیجنز

حضرت مسیح موعود نے 15 جنوری 1901ء کو اشتہار دیا کہ:۔

''یہ امر ہمیشہ میرے لئے موجب غم اور پریشانی کا تھا کہ وہ تمام سچائیاں اور پاک معارف اور دین (۔) کی حمایت میں پختہ دلائل اور انسانی روح کو اطمینان دینے والی باتیں جو میرے پر ظاہر ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ان تسلی بخش براہین اور مؤثر تقریروں سے ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں اور یورپ کے حق کے طالبوں کو اب تک کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔یہ درد دل اس قدر تھا کہ آئندہ اس کی برداشت مشکل تھی۔مگر چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم اس ناپائیدار گھر سے گزر جائیں۔ہمارے تمام مقاصد پورے کر دے اور ہمارے لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو۔اس لئے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو ہماری زندگی کا اصل مقصود ہے ایک تدبیر پیدا ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ آج چند ایک احباب نے اپنے مخلصانہ مشورہ سے مجھے توجہ دلائی ہے کہ ایک رسالہ (میگزین) بزبان انگریزی مقاصد مذکور بالا کے اظہار کے لئے نکالا جائے جس میں مقصود بالذات ان مضامین کا شائع کرنا ہوگا۔ جو تائید (دین) میں میرے ہاتھ سے نکلے ہوں اور جائزہ ہوگا کہ اور صاحبوں کے مذہبی یا قومی مضامین بھی بشرطیکہ ہم ان کو پسند کرلیں۔ اس رسالہ میں شائع ہوں۔اس رسالہ کی اشاعت کے لئے سب سے زیادہ دو امر قابل غور ہیں۔ایک یہ کہ اس رسالہ کا نظم و نسق کس کے ہاتھ میں ہو اور دوسرا یہ کہ اس کے مستقل سرمایہ کی کیا تجویز ہو۔سو امر اول کے متعلق ہم نے یہ پسند کیا کہ اس اخبار کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے پلیڈر اور خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے پلیڈر مقرر ہوں اور ان ہر دو صاحبان نے اس خدمت کو قبول کر لیا ہے۔امر دوم سرمایہ ہے۔سو اس کے متعلق بالفعل کسی قسم کی رائے زنی نہیں ہو سکتی اور یہی بڑا بھاری امر ہے جو سوچنے کے لائق ہے۔اس لئے قرین مصلحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مجلس دوستوں کی منعقد کر کے اس کے متعلق بحث کی جائے اور جو طریق بہتر اور اولیٰ معلوم ہو وہی اختیار کیا جائے۔مگر یہ بات ظاہر کرنے کے لائق ہے کہ مجھے اس سرمایا کے انتظام میں کچھ دخل نہیں ہوگا۔ ....اور یہ یاد رکھیں کہ یہ چندہ صرف تجارتی طور پر ہوگا اور ہر ایک چندہ دینے والا بقدر اپنے روپیہ کے اپنا حق اس تجارت میں قائم کرے گا اور اس کے ہر ایک پہلو پر بحث جلسہ کے وقت ہوگی۔ یہ خیراتی

باقی صفحہ 5 پر

مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب

دو نیک اور مخلص احمدی احباب

مکرم ارشد محمود طارق صاحب اور مکرم نذیر احمد ملہی صاحب

ارشد محمود طارق صاحب خاکسار کی بھانجی عزیزہ راشدہ کے میاں 11-12 سال سے فیملی سمیت لندن میں قیام پذیر تھے۔ انہوں نے وفات سے ہفتہ عشرہ قبل اپنی بیوی کو سرپرائز دیتے ہوئے اس کے ہاتھ میں پاکستان کا ٹکٹ تھمایا اور کہا کہ ہماری شادی کو 25 سال ہوگئے ہیں جاؤ اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو مل آؤ۔ اہلیہ کی پاکستان پہنچ کر ابھی تھکاوٹ بھی نہیں اتری تھی کہ وہ اس سے بھی بڑا سرپرائز دیتے ہوئے ابدی زندگی کے سفر پر روانہ ہوگئے اور اہلیہ کو بغیر کسی کو ملے لندن واپس جانا پڑا۔ اہلیہ 4 اپریل 2013ء کو فیصل آباد پہنچی۔ 8 اپریل کو ارشد محمود طارق صاحب لندن میں کسی کام سے پیدل ہی گھر سے نکلے۔ سینے میں تکلیف محسوس ہونے پر قریب ہی ایک واقف باربر کی دکان پر چلے گئے۔ باربر نے ان کی تکلیف کو دیکھتے ہوئے ساتھ ہی رہائش پذیر ان کے ایک عزیز کو بلالیا۔ فون کر کے ایمبولینس منگوائی گئی۔ لیکن کسی بھی قسم کی فوری طبی امداد ملنے سے قبل ہی اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہوگئے۔ 17 اپریل 2013ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل لندن میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور 18 اپریل کو ان کا جسد خاکی لندن سے فیصل آباد پہنچا اور احمدیہ قبرستان فیصل آباد میں ان کی تدفین ہوئی۔ خاکسار سمیت آدھی سے زیادہ فیملی کو ان کے ارشد محمود نام کا علم ان کی وفات کے بعد ہوا۔ سب ان کو ''صاحب'' کے نام سے ہی جانتے تھے۔

2008ء کے جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کے لئے خاکسار اور اہلیہ جب لندن گئے تو خاکسار کا بیٹا عطاء المومن زاہد اس وقت چند ماہ قبل ہی بطور استاد جامعہ احمدیہ یوکے، لندن گیا تھا۔ اس لئے اس کے پاس گاڑی وغیرہ نہیں تھی۔ ''صاحب'' کو ہمارے لندن جانے کے پروگرام کا علم ہوا تو خود عزیزم عطاء المومن زاہد رابطہ کر کے ہمیں ہیتھرو ائیرپورٹ سے لانے کی پیشکش کی اور واپسی پر جامعہ احمدیہ یوکے جہاں ٹھہرے ہوئے تھے سے لے کر ہمیں ائیرپورٹ پہنچایا۔ 2008ء اور 2011ء دونوں دفعہ خاکسار اور اہلیہ ان کے گھر گئے ہمیں کھلے دل سے خوش آمدید کہا۔ طبیعت میں کوئی تکلف نہیں تھا۔ سادگی پسند، مہمان نواز اور متوکل علی اللہ انسان تھے۔ ایک محبت کرنے والا خاوند اور مشفق باپ، بچوں سے گھل مل کر آزادی اور دوستی کے ماحول میں ان سے معاملات کرنے والا، خادم خلق اور دوسروں کی ضرورت کا احساس کر کے خود آگے بڑھ کو ان کی مدد کرنے کا وصف ان میں بہت نمایاں تھا۔ پاکستان کی طرح لندن میں بھی دنیا کمانے میں اپنے آپ کو جھونک نہیں دیا۔ اپنی اور فیملی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کمایا ضرور لیکن واقف، ناواقف جس کے بھی کسی طور کام آسکے اس کے لئے آگے بڑھ کو خود کو پیش کیا۔ مغربی ماحول میں اپنے تینوں بیٹوں کی اچھی تربیت اور ان کی جماعت سے وابستگی میں ان کے بچوں کے ساتھ دوستانہ رویہ نے نمایاں کردار ادا کیا۔

مکرم ارشد محمود صاحب 11-12 سال کے تھے کہ والد مکرم نذیر حسین صاحب فوت ہوگئے۔ مکرم عبدالرحمان سیفی صاحب جنہیں لمبا عرصہ ناظم انصاراللہ ضلع فیصل آباد خدمت کی توفیق ملی۔ ارشد محمود صاحب کے چچا تھے۔ ان کے ایک بھائی مکرم بشیر حسین تنویر صاحب بطور سیکرٹری وقف نو ضلع فیصل آباد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور دوسرے بھائی مکرم ناصر احمد جاوید صاحب جماعت وائین گارٹن جرمنی کے صدر ہیں۔

دوسری انہونی اطلاع اس وقت ملی جب خاکسار اور اہلیہ، مکرم ارشد محمود کے جنازہ میں شرکت کے لئے فیصل آباد شہر میں داخل ہو رہے تھے۔ خاکسار کے پھوپھا مکرم چوہدری نذیر احمد ملہی صاحب ڈیڑھ سال قبل ایسے شدید بیمار ہوئے کہ ربوہ میں تدفین کی اجازت بھی لے لی گئی۔ خاکسار نے ان کی صحت کے لئے بذریعہ فیکس دو تین دفعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعاؤں کو سنا اور وہ جاتے جاتے زندگی کی طرف واپس لوٹ آئے۔ لیکن اب جب بلاوا آیا تو ساتھ بیٹھا طارق محمود جس سے 11-12 سال بعد ملاقات ہوئی تھی اور اس سے باتیں کر رہے تھے اسے بھی ان کے جانے کا علم نہ ہوا۔ باتیں کرتے کرتے کرسی پر ایک طرف لڑھک گئے اٹھا کر بستر پر لٹایا گیا لیکن وہ اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

مکرم چوہدری نذیر احمد ملہی صاحب کے والد مکرم چوہدری فضل دین صاحب گھٹیالیاں کے رہنے والے تھے۔ والد صاحب نے احمدیت قبول کی۔ مخلص احمدی تھے۔ والد صاحب نے بیٹے میں احمدیت کو راسخ کرنے کی نیت سے احمدیہ سکول گھٹیالیاں میں داخل کروایا۔ اللہ تعالیٰ نے آواز اچھی دی تھی سکول میں اسمبلی کے وقت اور دیگر جماعتی جلسوں وغیرہ کے مواقع پر نظم وغیرہ پڑھنے کے لئے بلائے جاتے۔ ابھی میٹرک بھی نہیں کیا تھا کہ والد فوت ہوگئے۔ میٹرک کرنے کے بعد بطور پٹواری محکمہ مال میں ملازم ہوگئے۔ دیانتدار اور درویش صفت انسان تھے۔ جس طرح خالی ہاتھ بطور پٹواری بھرتی ہوئے تھے اسی طرح خالی ہاتھ پٹواری کے عہدہ سے ریٹائرڈ بھی ہوگئے کیونکہ نہ خود رزق حرام کو چھوا اور نہ ہی دوسروں کے لئے اس کا وسیلہ بننے کے لئے تیار ہوئے اس لئے محکمانہ ترقی سے محروم رہے۔ شاید گنتی کے چند پٹواریوں میں تھے۔ جنہوں نے زندگی بھر کوئی جائیداد نہیں بنائی۔ محکمانہ گتھیوں کو سلجھانے کا ملکہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ریٹائرمنٹ کے بعد ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جاتا رہا۔ راجہ جنگ جہاں کی جماعت کے وہ 8-9 سال صدر رہے اور رائے ونڈ دونوں مقامات کی بیوت الذکر کو گورنمنٹ کے کاغذات میں احمدیہ بیت الذکر کے طور پر درج کروایا۔ نیز رائے ونڈ میں جماعت کو احمدیہ قبرستان کی ترغیب دے کر وہاں قبرستان بنوایا اور اہلیہ کو تحریک کر کے پانی کے لئے نلکا لگوایا۔ خاکسار کی پھوپھو امۃ الحئی بیان کرتی ہیں کہ ان کی مکرم چوہدری نذیر احمد ملہی صاحب کے ساتھ شادی کو ابھی چند ہفتے ہی ہوئے تھے کہ ایک دن ایک آدمی ملنے کے لئے آیا۔ اسے بیٹھک میں بٹھانے کے کچھ دیر بعد اندر آئے اور میرے ہاتھ میں چالیس ہزار روپے پکڑا کر کہنے لگے کہ اس آدمی کا کام جائز ہے میں نے کرنے کا وعدہ کرلیا ہے اور وہ یہ چالیس ہزار روپے دینے پر مصر ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یہ پیسے اٹھائیں اور اسے واپس کریں۔ دوزخ کی آگ کو میں تو چھونا بھی پسند نہیں کرتی۔ وہ کہتی ہیں کہ میرا یہ کہنا تھا کہ پٹواری صاحب جیسے خوشی سے جھوم اٹھے مجھے بار بار شاباش دی اور کہا کہ میں یہ پیسے لینے سے قطعی انکار کرنے کے بعد صرف تمہیں آزمانے کے لئے اس سے لے کر آیا تھا۔ ملازمت کا زیادہ عرصہ لاہور اور رائے ونڈ میں گزرا لیکن رہائش راجہ جنگ جہاں ان کے خسر مکرم چوہدری محمد عیسیٰ زیروی صاحب مقیم تھے کے ساتھ ہی رکھی اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی وہیں اس مکان میں رہائش پذیر رہے۔ ڈیڑھ سال قبل جب شدید بیمار ہوئے تو اپنے بڑے بیٹے ناصر احمد صاحب کے پاس نشاط کالونی لاہور میں منتقل ہوگئے۔ طبیعت میں سادگی، درویشی اور صلح جوئی کا وصف بہت نمایاں تھا۔

خاکسار سے بھی بڑی محبت سے ملتے اور عمر میں مجھ سے کہیں بڑا ہونے کے باوجود واقف زندگی ہونے کی وجہ سے اتنی عزت دیتے کہ میں شرمندہ ہوجاتا۔ ان کی عاجزی میں تکلف کبھی محسوس نہیں ہوتا تھا ایک طبعی اور فطرتی عاجزی ان کے رویہ سے جھلکتی تھی۔ لیکن اگر کبھی غیرت دکھانے کا وقت آیا تو ایسی جرأت دکھائی کہ سب کو حیران کردیا۔

دوسروں کے کام آکر ہمیشہ دلی خوشی محسوس کرتے لیکن اگر کوئی دوسرا ان کا معمولی سا بھی کام کردیتا تو اس طرح بار بار شکریہ ادا کرتے کہ گویا ان کے لئے بہت بڑی قربانی کی ہے۔

الفضل بہت شوق اور محبت سے پڑھتے۔ جس دن بنڈل ملنا ہوتا اس دن صبح سے بنڈل ملنے تک بار بار الفضل کا پوچھتے۔ بنڈل ملتے ہی ہر الفضل کھول کو اس کو سٹیپل کرتے اور پھر باری باری پڑھتے اور پڑھنے کے بعد سلیقے سے انہیں فائل میں رکھتے۔ باقی دنوں میں پرانے الفضل اور دیگر جماعتی رسائل و کتب کا مطالعہ ان کا معمول تھا۔ نماز اور دعا ان کی روح کی غذا تھی اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔ مہمانوں خصوصاً جماعتی نمائندگان اور مربیان وغیرہ کی خدمت کر کے دلی خوشی محسوس کرتے۔ راجہ جنگ ضلع قصور کی جماعت کے 8-9 سال صدر رہے۔ مربیان وغیرہ جماعتی دورہ کے دوران آپ کے پاس قیام کو ترجیح دیتے۔ کوشش کرتے کہ کوئی مہمان کھانا کھائے بغیر نہ جائے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات بہت شوق، توجہ اور اہتمام سے سنتے۔ حضور انور کے خطاب کے دوران کسی کا بات کرنا سخت ناپسند کرتے بلکہ کھانا وغیرہ کھانا بھی بے ادبی سمجھتے۔

اللہ تعالیٰ پھوپھا جان مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اہلیہ محترمہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور تمام بچے ان کی دعاؤں اور نیکیوں کے وارث ہوں۔

بقیہ از صفحہ 4

چندہ نہیں ہے۔ ایک طور کی تجارت ہے جس میں شراکت صرف دینی تائید تک ہے۔ اس سے زیادہ کوئی امر نہیں ہے۔ والسلام۔ اس امر کے متعلق خط و کتابت خواجہ کمال الدین صاحب پشاور پلیڈر سے کی جائے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم۔ ص:393-395)

اس تجویز کی روشنی میں ''رسالہ ریویو آف ریلیجنز'' انگریزی اور اردو زبان میں جاری ہوا۔ پھر ایک اور موقع پر فرمایا:۔

''اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہوجائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔''

سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر 1939ء ضمیمہ)

☆............☆............☆

مکرم راشد احمد صاحب بلوچ

تھری جی (3G) اور فور جی (4 G)

دنیائے سائنس میں ہونے والی انقلاب انگیز ایجادات کو اگر دیکھا جائے تو انسانی آنکھ حیرت سے خیرہ ہو جاتی ہے اور اگر یہ دیکھنے والی آنکھ شاعر کی ہو تو وہ بول اٹھتا ہے کہ

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

انہی خیرہ کن ایجادات میں سے نئی ایجاد (نئی ایجاد پاکستان کے حوالے سے ورنہ دنیا تو ایک عرصہ سے اس ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھا رہی ہے حتیٰ کہ ہمسایہ ملک افغانستان میں بھی یہ ٹیکنالوجی مستعمل ہے) تھری جی اور فور جی کی ہے۔گزشتہ چند سالوں سے ہمارے ہاں تھری جی لائسنس کی نیلامی کا بہت چرچہ رہا ہے اور اب تو خیر سے یہ نیلامی مکمل ہو چکی ہے اور آزمائشی بنیادوں پہ چند شہروں میں یہ ٹیکنالوجی کام بھی کر رہی ہے،مگر ہمارے ہاں عوام کی اکثریت اس بات سے لاعلم ہے کہ یہ ٹیکنالوجی کس بلا کا نام ہے اور اس کے کیا ممکنہ فوائد ہیں۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت پاکستان میں 6 سے 8 کروڑ افراد موبائل فون استعمال کر رہے ہیں،تھری جی ٹیکنالوجی شروع ہونے کے بعد اگر اس سے بھرپور انداز میں فائدہ اٹھایا گیا تو صارفین کی زندگیاں ہی بدل جائیں گی۔

تھری جی سروس اس وقت دنیا کے 150 سے زائد ممالک میں مستعمل ہے جبکہ فور جی سے صرف چند ممالک ہی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔تھری جی دراصل کوئی نئی ٹیکنالوجی نہیں بلکہ پہلے سے موجود ٹیکنالوجی کی جدید اور ترقی یافتہ شکل ہے۔اس وقت ہم جس ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اسے 2G کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔اس کی مدد سے ہم صاف آواز میں ایک دوسرے سے رابطہ کر سکتے ہیں،پیغامات (SMS) بھیج سکتے ہیں اور نہایت کم رفتار انٹرنیٹ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔لیکن اس میں آڈیو ویڈیو کال،ویڈیو سٹریمنگ ٹیلی ویژن کی براہ راست نشریات وغیرہ سے ہم مستفید نہیں ہو سکتے۔

نئی متعارف ہونے والی ٹیکنالوجی تھری جی اور فور جی ہے۔یہاں جی (G) سے مراد جنریشن یعنی نسل ہے۔یاد رہے اس سے مراد موبائل ٹیکنالوجی کی جنریشن ہے۔یہ موبائل فون میں انٹرنیٹ کی تیز تر فراہمی کی ٹیکنالوجی ہے۔تھری جی ٹیکنالوجی موجودہ ٹیکنالوجی سے کئی گنا تیز ترین ہوگی جبکہ فور جی تھری جی سے بھی کئی گنا تیز رفتار اور آگے ہو گی۔

عام فہم زبان میں اگر بات کی جائے تو موجودہ ٹیکنالوجی یعنی 2G کی مدد سے اگر ہم انٹرنیٹ سے پانچ منٹ کی کوئی ویڈیو ڈاؤن لوڈ کرنا چاہیں تو اس میں بیس منٹ سے آدھا گھنٹہ لگ جاتا ہے۔یہی ویڈیو تھری جی ٹیکنالوجی کے ذریعہ چار منٹ میں اور فور جی کے ذریعہ تیس سیکنڈ میں ڈاؤن لوڈ کی جاسکے گی۔تھری جی کے ذریعہ صارفین کو تیز رفتار انٹرنیٹ فراہم کیا جاسکتا ہے،یعنی عموماً جتنی سپیڈ پی ٹی سی ایل کی ایوو (Evo) سروس فراہم کرتی ہے ویسی ہی سپیڈ ہم موبائل فون پر حاصل کر سکیں گے۔

اس ٹیکنالوجی کی مدد سے ہم موبائل فون پر براہ راست ٹیلی ویژن نشریات دیکھ اور سن سکتے ہیں، اس کے علاوہ ویڈیو سٹریمنگ،ویڈیو کانفرسنگ،تیز رفتار انٹرنیٹ براؤزنگ اور دیگر لاتعداد سروسز سے خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں،جبکہ فور جی ٹیکنالوجی تو گویا بگٹٹ بھاگے گی۔فور جی ٹیکنالوجی دنیا میں استعمال ہونے والی سب سے تیز رفتار موبائل کمیونیکیشن ٹیکنالوجی ہے۔تھری جی کے مقابلے میں فور جی کی رفتار 20 گنا زیادہ ہے،جو کہ حقیقی معنوں میں ایک انقلاب ہوگا گویا آپ کا موبائل فون رفتار کے معاملہ میں ہر قسم کی حدود و قیود سے بالا ہوگا۔

لیکن ایک بات جو یاد رکھنے والی ہے وہ یہ کہ اس سہولت سے یعنی 3G سے فائدہ اٹھانے کے لیے آپ کے پاس وہ موبائل فون ہونا ناگزیر ہے جو تھری جی کو سپورٹ کرے یعنی ہر کس و ناکس موبائل پر آپ اس ٹیکنالوجی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔اس ٹیکنالوجی کو سپورٹ کرنے والے موبائل فون اب مارکیٹ میں عام دستیاب ہیں۔

اس ٹیکنالوجی سے اگر صحیح معنوں میں فائدہ اٹھایا جائے تو ہماری زندگیوں میں انقلاب آسکتا ہے۔چلتے پھرتے ہم ساری دنیا سے رابطے میں ہوں گے۔بجلی کی عدم موجودگی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سننے میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔یہ ساری نئی ایجادات حضرت مسیح موعود کے زمانے کی رہین منت ہی تو ہیں۔اسی بات کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب دنیا میں کوئی مامور من اللہ مبعوث ہوتا ہے تو زمانے میں جتنی بڑی کارروائیاں ہوں اور بڑے بڑے انقلاب ظہور میں آویں تو وہ سب اسی کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں۔“

(الحکم مورخہ 17 ستمبر 1907ء صفحہ نمبر 10)

چنانچہ آپ سے منسوب یہ نت نئی ایجادات سلسلہ کی خادم ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر ہم اپنے علم میں از حد اضافہ کر سکتے ہیں۔

مزید برآں اس ٹیکنالوجی کی بدولت ہم چلتے پھرتے اپنے من پسند ٹی وی چینلز دیکھ سکیں گے۔ اپنے رشتہ داروں،دوستوں سے چاہے وہ دنیا میں کہیں بھی ہوں آڈیو ویڈیو کال کے ذریعہ نہ صرف بات کر سکیں گے بلکہ اس ساری گفتگو میں ایک مجلسی کیفیت پیدا ہو جائے گی گویا آمنے سامنے بیٹھ کر مجلس لگا رہے ہوں۔اس کے علاوہ تھری ڈی 3D گیمز کھیلی جاسکتی ہیں۔جی پی ایس (GPS) یعنی گلوبل پوزیشننگ سسٹم (GLOBAL POSITIONING SYSTEM) کے ذریعہ دنیا بھر کے موسم،علاقہ جات اور سفری سہولیات کے بارہ میں فوری معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ان تمام سہولیات کے ساتھ ساتھ ماہرین اس ٹیکنالوجی کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی بتا رہے ہیں کہ اگر اس ٹیکنالوجی سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھایا گیا تو ٹیلی میڈیسن کی دنیا میں انقلاب آسکتا ہے۔دور افتادہ دیہی اور پسماندہ علاقوں میں صحت کے متعلق نہ صرف معلومات دی جاسکیں گی بلکہ ایمرجنسی کی صورت میں فوری طور پر ڈاکٹر موبائل پر مریض کو دیکھ کر ابتدائی تشخیص کر کے دوائی وغیرہ بتا سکے گا۔اس کے علاوہ طلباء اس ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور ایک علم کا جہاں ہوگا جو گویا ان کی انگلیوں کی پوروں میں سمٹ آئے گا جس سے فائدہ اٹھا کر اپنے علم کو بھرپور وسعت دے سکیں گے۔الغرض اس ٹیکنالوجی سے مناسب رنگ میں فائدہ اٹھایا گیا تو ممکنات اور فوائد کا اک جہاں ہے جس سے ہم مستفید ہو سکیں گے۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

☆......☆......☆

کانٹوں کے بستر

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اگر کسی کو بینائی نصیب نہیں اور وہ موجودہ حالات میں آئندہ کے واقعات کو نہیں دیکھ سکتا تو میں اُسے کہوں گا کہ جاؤ اور قرآن کریم پڑھو اور اندھوں کی طرح اُس کی آیتوں پر سے مت گزرو۔تم جاؤ اور حضرت مسیح موعود کے الہامات کا مطالعہ کرو مگر نابینوں اور بہروں کی طرح ان پر سے مت گزرو۔تم ان دونوں کو دیکھو اور پھر سوچو کہ کیا وہاں یہ لکھا ہے کہ تمہیں کانٹوں کے بستر پر سونا پڑے گا۔اگر تمہیں یہ دکھائی دے کہ وہاں یہی لکھا ہے کہ تمہارے لئے پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کے بستر تیار کئے گئے ہیں اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم اُس دن کے لئے تیاری کرو ایسا نہ ہو کہ جب تمہارے سامنے یا تمہاری اولادوں کے سامنے وہ قربانی کے مطالبات آئیں تو تم فیل ہو جاؤ اور کہو کہ ان پر عمل ہم سے نہیں ہو سکتا۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 335)

☆......☆......☆

ولیم شیکسپیئر

دنیا کے کسی ادیب یا شاعر کے متعلق اتنا نہیں لکھا گیا،جتنا کہ شیکسپیئر کے بارے میں لکھا گیا ہے انگریزی زبان کو شیکسپیئر پر ہمیشہ ناز رہے گا۔وہ تمام دنیائے ادب میں جانا پہچانا لکھاری ہے۔لیکن اس کے حالات زندگی انتہائی نامساعد رہے۔

23 اپریل 1564ء کو انگلینڈ کے ایک گاؤں سٹریٹفورڈ میں پیدا ہوا۔اس کا باپ ایک نمایاں بزنس مین تھا جو 1568ء میں سٹریٹفورڈ کا میئر بنا۔شیکسپیئر تعلیمی ماحول میں آگے نہ بڑھ سکا۔اس لئے کچھ عرصہ قصاب بننے کی بھی تربیت لی لیکن بچپن سے ہی اسے تھیٹر سے لگاؤ تھا۔اسی بناء پر اپنے دوستوں کے ساتھ تھیٹر دیکھنے جاتا اور فنکاروں کو بہت توجہ سے دیکھتا۔شیکسپیئر نے 18 سال کی عمر میں شادی کی۔

شیکسپیئر 1592ء میں ایک اداکار اور ڈرامہ نگار کے طور پر منظر عام پر آیا تو مقبول ہو گیا۔اس کی مقبولیت نے اس کے حاسد بھی پیدا کر دیئے جن میں رابرٹ گرین کا نام لیا جاتا ہے۔

اس کی کامیابی نے اسے 1599ء میں گلوب تھیٹر میں حصہ دار بنا دیا۔شیکسپیئر اب اپنے آبائی گاؤں آنے جانے لگا۔کچھ عرصہ بعد اس نے وہاں جائیداد خرید کر مستقل طور پر سٹریٹفورڈ میں ہی رہائش اختیار کر لی۔ 1616ء میں 52 سال کی عمر میں اس نے وصیت نامہ مرتب کیا۔اگلے ماہ بخار ہوا اور اپنی پیدائش کے دن ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔دو دن بعد اسے اپنے قصبے کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

محققین نے اس کے پلاٹس،کرداروں اور موضوعات پر ہزاروں کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔وہ ایسا انگلش ڈرامہ نگار ہے جسے دنیا کے تمام ڈرامہ نگاروں میں عظیم ترین مانا جاتا ہے۔اس کے ڈراموں کے سینکڑوں ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور دنیا کی تمام زبانوں میں ان کا ترجمہ ہو چکا ہے۔شیکسپیئر ایک ایسا لکھاری ہے جو ادب کو واپس عوام کی ملکیت میں لے گیا،جو اس کے اصل مالک ہیں۔ اس کے فن پارے بحیثیت مجموعی ”عامیانہ“ تجربے کی غمازی کرتے ہیں۔لیکن وہ ”عامیانہ“ ہونے کے ساتھ غیر معمولی بھی ہے۔اسے بہت جلدی جلدی کام کرنا پڑا۔اس کے پاس اتنا بھی وقت نہ تھا کہ کسی لائن کو لکھنے کے بعد مٹاتا۔دانشوروں اور قارئین دونوں نے اس میں پختگی کی جانب بڑھنے کے عمل کو محسوس کیا۔

شیکسپیئر نے تین درجن کے قریب ڈرامے لکھے جن میں سے چند کو شہرت دوام حاصل ہوئی۔ان میں جولیس سیزر،ہیملٹ،رومیو اینڈ جولیٹ،کنگ لیئر اور اوتھیلو شامل ہیں۔

(مرسلہ: مکرم نعمان ظفر صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم مبارک احمد شمس صاحب معلم وقف جدید سوبھا گہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

طیبہ ذوالفقار بنت مکرم ذوالفقار علی صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور بعمر 7 سال مکمل کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 24 جولائی 2014ء کو بعد نماز مغرب تقریب آمین بیت الحمد سوبھا گہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے بچی سے قرآن کریم سنا۔ دعا مکرم ظفر اللہ خاں صاحب صدر جماعت سوبھا گہ نے کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت سابقہ معلمین وقف جدید سوبھا گہ اور خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کا سینہ نور قرآن سے منور کر دے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم نوید احمد صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھتیجے عبداللہ قمر ولد مکرم حمید احمد قمر صاحب نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 24 جولائی 2014ء کو قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اسی روز تقریب آمین گھر میں ہی منعقد کی گئی۔ بچے سے مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب نے چند آیات سنیں اور دعا کروائی۔ عزیزم مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال کا پوتا اور مکرم سلیم احمد صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ کا نواسہ ہے۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ شاہدہ حمید احمد قمر صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو ہمیشہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرمہ سمیرا حفیظ صاحبہ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد صاحب مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب سابق کارکن تحریک جدید ربوہ تقریباً ایک سال سے بوجہ بلڈ پریشر، شوگر اور فالج بیمار ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے علاج کے باوجود مکمل طور پر افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیں احسن رنگ میں ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خالی آسامیاں

(نصرت جہاں گرلز کالج دارالرحمت ربوہ)

❁ نصرت جہاں گرلز کالج دارالرحمت ربوہ میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے مندرجہ ذیل آسامیوں پر خواتین کی درخواستیں درکار ہیں۔

1۔ ایڈمنسٹریشن انچارج:
تعلیمی قابلیت ایم بی اے/بی بی اے

2۔ اکاؤنٹنٹ: ایم کام/ بی کام آنرز، ACCA اور اکاؤنٹنسی کا تجربہ

خواہشمند خواتین درخواست جمع کرواسکتی ہیں درخواست دینے کے لئے CV، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ درخواستیں بذریعہ ای میل بھی بھجوائی جاسکتی ہیں۔

info@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

داخلہ اپرنٹس نرسز

❁ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء و طالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 15/اگست 2014ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نام ارسال کریں درخواستیں مکمل ایڈریس بمعہ فون نمبر اور مکرم صدر صاحب محلّہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن/سیکنڈ ڈویژن، ایف اے/ ایف ایس سی ہو لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو۔ اسناد اور ''ب'' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی B پیپر کا تحریری امتحان ہو گا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہو گا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہو گا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

❁ مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 19 جولائی 2014ء کو خاکسار کی بیٹی مکرمہ عاتکہ اسحٰق صاحبہ اہلیہ مکرم خرم شہزاد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام ساریہ خرم عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم بشیر احمد صاحب لنگاہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ کی پوتی اور مکرم میاں نور احمد صاحب آف ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کیلئے قرۃ العین نیز دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے نافع وجود بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم محمد اظہر خان منگلا صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو بیٹوں کے بعد بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام عیشہ اظہر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم احمد خان منگلا صاحب سابق معلم وقف جدید کی پوتی اور مکرم امتیاز احمد باجوہ صاحب زعیم انصاراللہ دارالفتوح غربی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

معلومات درکار ہیں

❁ مکرم احسن سعید صاحب المہدی ہسپتال مٹھی تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے دادا جان محترم مولوی فیروز الدین صاحب انسپکٹر مال تحریک جدید اور خاکسار کے والد مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب آف میر پور خاص کے حالات زندگی پر ایک کتاب اشاعت کے مراحل میں ہے وہ احباب جماعت جو ان دونوں بزرگوں کے بارے میں لکھنا چاہتے ہیں لکھ کر جلد از جلد درج ذیل ایڈریس پر ارسال فرمائیں۔

ڈاکٹر امجد پرویز صاحب ہاؤس 11 گلی نمبر 5 چک 121 ج۔ب گوکھووال ملت روڈ فیصل آباد

رابطہ نمبر: 0300-7252160

سانحہ ارتحال

❁ مکرم قدرت اللہ ایاز صاحب امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نانی جان محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب مرحوم معلم وقف جدید زوجہ مکرم منشی عزیز احمد صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر وصیت ربوہ مورخہ 17 جون 2014ء کو بعمر 88 سال امریکہ میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 20 جون کو آپ کی نماز جنازہ مکرم احتشام الحق محمود کوثر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مقامی قبرستان کے قطعہ موصیان میں تدفین ہوئی۔ بعد از تدفین مکرم فاران ربانی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تلاوت قرآن کریم باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم مسعود احمد صاحب، مکرم مودود احمد صاحب، مکرم ودود احمد طارق صاحب، مکرم محمود احمد مبشر صاحب، چار بیٹیاں مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ، مکرمہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ، مکرمہ رئیسہ منظور صاحبہ، مکرمہ تنویر السلام صاحبہ، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے خسر مکرم میاں سلطان احمد صاحب مرحوم درویش قادیان تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ فرسٹ ائیر

❁ مریم صدیقہ ہائر سیکنڈری سکول ربوہ میں امسال فرسٹ ائیر کے مندرجہ ذیل گروپس میں داخلہ کا شیڈیول حسب ذیل ہوگا۔

1۔ پری میڈیکل
2۔ پری انجینئرنگ
3۔ آئی۔سی۔ایس

شیڈیول داخلہ فرسٹ ائیر

داخلہ فارم 20 جولائی تا 11/اگست صبح 12 بجے دستیاب ہوں گے۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11/اگست 2014ء دوپہر 12 بجے ہے۔

میرٹ لسٹ 15/اگست 2014ء کو دوپہر 12 بجے لگائی جائے گی۔

واجبات کی ادائیگی 16 تا 21/اگست 2014ء کو ہوگی۔

آغاز تدریس: 24/اگست 2014ء کو ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

❁ مکرم قدرت اللہ ایاز صاحب امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم مودود احمد صاحب امریکہ کینسر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

COLIC REMEDY

پیٹ درد، گردہ کا درد، اپنڈکس کا درد اور نفخ شکم کے لئے بفضل خدا نہایت مفید۔ قیمت 40 روپے

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ

0333-6568240

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15، 20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13۔اگست 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء (عربی ترجمہ)
1:35 am	الف اردو
2:10 am	The Finality of Prophethood
3:00 am	عصرِ حاضر
4:05 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:30 am	گلشن وقف نو
7:30 am	الف اردو
8:05 am	آسٹریلین سروس
8:30 am	Pakistan In Prespective
9:00 am	نور مصطفوی
9:10 am	The Finality of Prophetood
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا 2013ء
1:05 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال وجواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	الترتیل
5:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31۔اکتوبر 2008ء
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
8:35 pm	تکرار
9:10 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا

14۔اگست 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	کڈز ٹائم
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31۔اکتوبر 2008ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ کینیڈا
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
8:00 am	تکرار
8:35 am	فیتھ میٹرز
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	ایم ٹی اے بین الاقوامی کانفرنس 13۔اپریل 2014ء
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
8:10 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
8:40 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	ایم ٹی اے بین الاقوامی کانفرنس 2014ء

اجوائن۔مثالی ہاضم دوا

اجوائن کا پودا زمانہ قدیم سے برصغیر میں کاشت کیا جا رہا ہے۔لیکن اب اسے برصغیر سے باہر بھی کاشت کیا جا رہا ہے۔

اجوائن میں 2 سے 3 فیصد تیل پایا جاتا ہے۔ اس کا تیل تقریباً بے رنگ یا بھورا محلول ہوتا ہے۔ اگر اس کا تیل تھائی مول سے پاک ہو تو اسے دافع عفونت اور خوشبودار ہاضم کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔اجوائن اپھارے اور بدہضمی سمیت نظام ہضم کی مختلف بیماریوں کے تدارک کے لئے قدیم زمانہ سے دیسی طریقہ علاج میں شامل ہے۔ایک چٹکی اجوائن اور ایک چٹکی شکر ملا کر استعمال کرنا بدہضمی سے تحفظ کا آزمودہ نسخہ ہے۔

اجوائن کا جوشاندہ تپ دق، دمہ اور پھیپھڑوں میں پیپ کے علاج کے دوران اخراج کیلئے مؤثر ہے۔اجوائن اینٹی وائرل یعنی دافع جراثیم غذا ہے۔ زکام کیلئے یہ ایک مؤثر دوا ہے۔ یہ بند نتھنوں اور ناک کی نالیوں کو کھولنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ایک کھانے کا چمچہ اجوائن کو پیس کر کپڑے سے باندھ لیں اور اس سونگھیں تو زکام سے بند ناک کھل جاتی ہے۔

اجوائن کا استعمال ہیضہ میں مفید پایا گیا ہے۔ اجوائن اور سیاہ زیرہ اور اس میں تھوڑا سا کالا نمک اور پودینہ شامل کر کے کچھ دیر ابالنے کے بعد یہ جوشاندہ مریض کو دیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔اگست

طلوع فجر	3:54
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:05

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4۔اگست 2014ء

6:15 am	گلشن وقف نو
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ بھارت
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اکتوبر 2008ء
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اکتوبر 2008ء
9:00 pm	راہ ھدیٰ
11:30 pm	حضور انور کا دورہ بھارت

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
0300-4024160, Rabwah

Got.Lic# ID.541 IATA
خوشخبری
Daewoo کی ٹکٹیں بھی مل سکتی ہیں
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

FR-10

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
- سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
- بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
- میل اور فی میل اساتذہ کی ضرورت ہے
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ
ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 9/1 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک، مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ۔ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک A/47 قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل 0300-9644528
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com